© rasailojaraid.com

عکسِ کعبہ و روضۂ جنت | روئیدادِ تقریبِ تعارف "حمد و نعت" از ابوالامتیاز ع۔س۔ مسلم، خوب صورت طباعتی معیار۔ پتہ: مسلم صاحب ص ب ۶۱۶۲ ۔ الشارقہ، الامارات العربیہ المتحدہ۔

مسلم صاحب کی قوس قزحی شخصیت کے متعلق میں اس وقت سے ورطۂ حیرت میں ڈوبا ہوا تھا، جب کہ ان کے ضخیم مجموعہ کے مسودہ کی زیارت مجھے نصیب ہوئی۔ میں سوچتا رہ گیا کہ کیا مسلم صاحب کی شاعری بھی کسی تعریف و تحسین کی محتاج ہے۔ مراقبے سے سر اُٹھایا تو یہ روئیداد سامنے تھی۔ اس میں بہت سی عظیم شخصیتوں اور جرائد نے مسلم صاحب کی شاعری کے محاسن ایسے ایسے پیرایوں میں بیان کر دیے ہیں کہ مجھے ان سے بہتر اور کوئی پیرایہ ملتا ہی نہیں۔ لفظوں کا شدید افلاس محسوس ہو رہا ہے۔ اب معاملہ حیرت سے بڑھ کر مسحوریت تک جا پہنچا ہے۔ مسلم صاحب کے دو چار شعر ملاحظہ ہوں:

مجھ کو مرے مقصد کا پتا کیوں نہیں دیتے
ہستی ہی کا احساس مٹا کیوں نہیں دیتے

نورِ حق سے مسجود تھا مجھ کو
میں بظاہر تو ہیچ تھا سب سے

نیل گگن، یہ رنگ ڈھنگ کے، پھولوں کو مہکار
روپ ہی روپ، تو نور ہی نور ہے، تو ہی جل جلال

مورے من ناچے مکھیو چھن چھن گھنگھرو باجے
جاگے بھاگ جو راہ میں اس کی پگ پگ بچھتی جاؤں

مسلم صاحب کی ہوش ربا شاعری کے متعلق میں چند الفاظ عطاء الحق قاسمی کے مستعار لیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلم صاحب کی شاعری کا مسئلہ تو میں نے نقادوں پر چھوڑ دیا ہے۔ "جٹ پیا جانے، تے بجو پیا جانے"۔ میں بھی یہی الفاظ دہرا کر اپنا احساس بیان کرتا ہوں کہ شاعری گویا ایک ناقہ کی مانند ہے جس پر سوار مسلم صاحب چاندنی رات میں صحرا کے ریتیلے ٹیلوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے اپنی پیاری منزل کی جا رہے ہیں۔ بس اور مجھے کچھ کہنے کی تاب نہیں!

© rasailojaraid.com